Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Comparative Study of the Magna Carta, Charter of Madinah, and the Last Sermon of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him)

میثاقِ مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع کا میگنا کارٹا کے معاہدے کا تقابلی مطالعہ

Authors Details
1. Huzaifa Mehmood (Corresponding Author)
MPhil Scholar, Bahria University, Karachi, Pakistan.
Email: **huzaifamehmood1408@gmail.com**
2. Dr. Rabia
Assistant Professor, Bahria University, Karachi, Pakistan.
3. Ataullah Khan
MPhil Scholar, Bahria University, Karachi, Pakistan.

Citation
Mehmood, Huzaifa, Dr. Rabia, and Ataullah Khan. " A Comparative Study of the Magna Carta, Charter of Madinah, and the Last Sermon of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him)."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.2, April–June (2025): 440−448.

Submission Timeline
Received: Mar 04, 2025
Revised: Mar 17, 2025
Accepted: April 08, 2025
Published Online: April 27, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

A Comparative Study of the Magna Carta, Charter of Madinah, and the Last Sermon of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him)

میثاقِ مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع کا مگنا کارٹا کے معاہدے کا تقابلی مطالعہ

☆ حذیفہ محمود　☆ ڈاکٹر رابعہ　☆ عطاء اللہ خان

Abstract

This study offers a comparative analysis of three pivotal historical documents: the Magna Carta (1215), the Charter of Madinah (c. 622 CE), and the Last Sermon of Prophet Muhammad (PBUH) (632 CE). Examining their unique historical contexts, the paper highlights their shared emphasis on principles of justice, the establishment of rights, and the structuring of communal governance. While the Magna Carta primarily aimed to limit monarchical power and secure specific liberties for the English nobility, the Charter of Madinah established a framework for a pluralistic and harmonious society in early Islam, and the Last Sermon articulated universal ethical and social guidelines for humanity. Despite their distinct origins and objectives, these foundational texts collectively represent significant milestones in the evolution of concepts related to individual and communal well-being, the rule of law, and the organization of society.

Keywords: Justices, Islam, Ethics, Society, and Rights.

1۔ تعارف موضوع

عموماً ہمارے معاشرے میں یہ نعرہ ہر زبان زدہ عام نظر آتا ہے کہ انسانی حقوق تو مغرب کی عطا کردہ ہیں، مشرقی اقدار کے حامل لوگوں نے (خاص طور پر مسلمانوں نے) تو ان کو مغرب سے صرف اخذ ہی کیا ہے۔ یہ نعرہ خواہ کتنا ہی احسان مندانہ لہجے اور ترنم میں کہا جائے مگر کہیں نہ کہیں یہ الفاظ اسلام کے دعوۂ عدل پر کاری ضرب لگاتے ہیں کیونکہ اسلام نے ہی سب سے قبل انصاف کی بجائے "عدل" کا تصور انسانوں کو فراہم کیا ہے۔ اسلام نے خدا کے حقوق کو "حقوق اللہ" جبکہ بندوں کے حقوق کو "حقوق العباد" کا عنوان دے کر سب سے پہلے اور سب سے زیادہ جامعیت کے ساتھ عالم کو فراہم کیا ہے۔ گویا اسلام اور مغرب دونوں ہی انسانی حقوق کی فراہمی میں اول اور جامع ہونے کے دعویدار ہیں۔

سو اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ اسلام نے ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک (571 تا 633ء) میں انسانی حقوق کا مکمل اور مدون چارٹر اقوامِ عالم کے سامنے پیش کر دیا تھا جبکہ مغربی اقوام میں اگر کوئی معاہدہ یا چارٹر انسانی حقوق سے روشناس کراتا ہے تو وہ ہمیں 1215ء میں کیا گیا معاہدہ "مگنا کارٹا" کی صورت میں ہی نظر آتا ہے۔ سو تقدمِ زمانی کے لحاظ سے تو بلاشبہ اسلام ہی ہمیں آگے اور مقدم نظر آتا ہے، جس نے سب سے پہلے ایک انسان کو دوسرے انسان کی حقوق بتلائے مگر غور طلب بات یہ ہے کہ جامعیت کے میدان میں بھی اسلام کا پلڑا

☆ ایم فل اسکالر، بحریہ یونیورسٹی، کراچی، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، بحریہ یونیورسٹی، کراچی، پاکستان۔
☆ ایم فل اسکالر، بحریہ یونیورسٹی، کراچی، پاکستان۔

بھاری رہا یا مغربی اقوام کا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کیے گئے میثاقِ مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع زیادہ جامعیت کے ساتھ انسانی حقوق بتلاتے ہیں یا 1215ء میں ہونے والے مگنا کارٹا معاہدے نے زیادہ انسانی حقوق کا احاطہ کیا؟

ذیل میں میثاقِ مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع اور مگنا کارٹا کا تعارف پیش کر کے ان کے درمیان تقابلی جائزہ لے کر اس غور طلب معاہدے کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

2۔ مگنا کارٹا معاہدہ (Magna Carta:1215ء)

مگنا یا میگنا کارٹا، جس کا مطلب ہے "عظیم چارٹر"، 1215 میں انگلینڈ میں کنگ جان اور باغی بارونز کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔[1] یہ دستاویز انگریزی قانون کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ہے، جو بادشاہ کی طاقت کو محدود کرنے اور قانون کی حکمرانی کو مستحکم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ میگنا کارٹا کا پس منظر انگلینڈ میں سیاسی اور مالی بحران سے جڑا ہوا ہے۔ کنگ جان کی ناکام فوجی مہمات اور بھاری ٹیکسوں نے بارونز کو بغاوت پر مجبور کیا، جس کے نتیجے میں رنیمیڈ میں یہ معاہدہ طے پایا۔ میگنا کارٹا کے اصولوں میں سے ایک اہم اصول یہ تھا کہ بادشاہ بھی قانون کے تابع ہے۔ اس دستاویز میں یہ بات واضح کی گئی کہ بادشاہ کو من مانی کرنے کا اختیار نہیں ہو گا، بلکہ اسے قانون کی پابندی کرنی ہو گی۔ اس کے علاوہ، میگنا کارٹا نے کچھ مخصوص حقوق بھی دیے، جیسے کہ آزاد افراد کو منصفانہ عدالتی کارروائی کا حق۔ یہ دستاویز عدالتی نظام میں اصلاحات کا بھی مطالبہ کرتی تھی، تاکہ انصاف کی فراہمی میں شفافیت اور مساوات کو یقینی بنایا جا سکے۔

میگنا کارٹا کے قوانین میں سے ایک اہم قانون یہ تھا کہ بادشاہ کو ٹیکس عائد کرنے سے پہلے بارونز کی رضامندی حاصل کرنی ہو گی۔ یہ قانون بادشاہ کی مالیاتی طاقت کو محدود کرنے کی کوشش تھی، تاکہ عوام پر بوجھ کم ہو سکے۔ اس کے علاوہ، میگنا کارٹا نے چرچ کی آزادی کو بھی تحفظ دیا، جس سے مذہبی اداروں کو بادشاہ کے دباؤ سے آزاد کرنے کی کوشش کی گئی۔ میگنا کارٹا کا اثر صرف انگلینڈ تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ دنیا بھر میں جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے لیے ایک اہم مثال بن گیا۔ آج بھی یہ دستاویز انسانی حقوق اور قانون کی بالادستی کی علامت کے طور پر یاد کی جاتی ہے۔ اس دستاویز میں کئی اہم حقوق اور اصول شامل تھے، جو نہ صرف اس وقت کے معاشرے کے لیے اہم تھے، کیونکہ اس وقت کے حالات اور ضروریات کے مطابق بنایا گیا تھا، لیکن اس کے اصول آج بھی اہم ہیں اور جدید قانونی نظاموں پر اس کے اثرات واضح ہیں، بلکہ بعد میں آنے والے قانونی اور آئینی نظاموں کے لیے بھی بنیاد بنے۔ ذیل میں میگنا کارٹا میں بیان کیے گئے اہم حقوق اور اصولوں کی مکمل تفصیل پیش کی گئی ہے:

i. **قانون کی بالادستی:** میگنا کارٹا کا سب سے اہم اصول یہ تھا کہ بادشاہ بھی قانون کے تابع ہے۔ اس سے پہلے بادشاہ کو مطلق اختیارات حاصل تھے، لیکن میگنا کارٹا نے واضح کیا کہ بادشاہ کو بھی قانون کی پابندی کرنی ہو گی۔ اس اصول نے بعد میں "قانون کی حکمرانی" (Rule of Law) کی بنیاد رکھی، جو آج بھی جدید جمہوریتوں کا اہم ستون ہے۔

[1] UK Parliament, *Magna Carta* (London: UK Parliament, n.d.), accessed May 4, 2025, *https://www.parliament.uk/magnacarta/#:~:text=Magna%20Carta%20was%20not%20intended,rights%20were%20protected%20against%20the*.

ii. **منصفانہ عدالتی کارروائی کا حق:** میگنا کارٹا میں یہ حق دیا گیا کہ کوئی بھی آزاد شخص[2] (Free Man) بغیر منصفانہ عدالتی کارروائی کے قید یا سزا نہیں دیا جا سکتا۔ اس میں یہ بات شامل تھی کہ ہر شخص کو ایک منصفانہ مقدمے کا حق حاصل ہو گا، اور اسے اس کے ہم مرتبہ (Peers) کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا۔ یہ اصول بعد میں "Habeas Corpus" کے تصور کی بنیاد بنا، جس کے تحت کسی شخص کو بغیر وجہ کے قید نہیں کیا جا سکتا۔

iii. **ٹیکس لگانے میں رضامندی:** میگنا کارٹا نے بادشاہ کو یہ پابند کیا کہ وہ بغیر بارونز (امراء) کی رضامندی کے نئے ٹیکس نہیں لگا سکتا۔ اس کا مقصد بادشاہ کی مالیاتی طاقت کو محدود کرنا تھا، تاکہ عوام پر بے جا ٹیکسوں کا بوجھ نہ ڈالا جائے۔ یہ اصول بعد میں "No Taxation Without Representation" کے تصور کی بنیاد بنا، جو امریکی انقلاب کا اہم نعرہ بھی تھا۔

iv. **چرچ کی آزادی:** میگنا کارٹا میں چرچ کو بادشاہ کے دباؤ سے آزاد کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے تحت چرچ کو اپنے امور خود چلانے کا حق دیا گیا، اور بادشاہ کو چرچ کے معاملات میں مداخلت کرنے سے روکا گیا۔ یہ اصول مذہبی آزادی کے تصور کی ابتدائی شکل تھا۔

v. **وراثتی حقوق کا تحفظ:** میگنا کارٹا میں یہ بات شامل تھی کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے، تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں کو منتقل ہو گی، اور بادشاہ یا کوئی اور اس میں من مانی مداخلت نہیں کر سکے گا۔ اس سے وراثتی حقوق کو تحفظ ملا، اور بادشاہ کی جانب سے جائیدادوں پر قبضے کی روک تھام ہوئی۔

vi. **بیواؤں اور خواتین کے حقوق:** میگنا کارٹا میں خواتین، خاص طور پر بیواؤں کے حقوق کا بھی تحفظ کیا گیا۔ اس کے مطابق، بیوہ عورتوں کو جبری شادی کرنے سے روکا گیا، اور انہیں اپنی مرضی سے رہنے کا حق دیا گیا۔ یہ اس وقت کے معاشرے میں خواتین کے حقوق کی جانب ایک اہم قدم تھا۔

vii. **تجارت اور نقل و حرکت کی آزادی:** میگنا کارٹا میں تاجروں اور عام لوگوں کو تجارت اور نقل و حرکت کی آزادی دی گئی۔ اس کے تحت بادشاہ کو یہ پابند کیا گیا کہ وہ تاجروں پر بے جا پابندیاں نہیں لگا سکتا، اور انہیں آزادانہ طور پر سفر اور تجارت کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

viii. **غیر منصفانہ جرمانوں سے تحفظ:** میگنا کارٹا میں یہ بات شامل تھی کہ کسی شخص پر اس کی استطاعت سے زیادہ جرمانہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو غیر منصفانہ مالی بوجھ سے بچایا جائے، اور جرمانے ان کی معاشی حیثیت کے مطابق ہوں۔

ix. **مقابلے کے بغیر زمینوں کی ضبطی پر پابندی:** میگنا کارٹا نے بادشاہ کو یہ پابند کیا کہ وہ کسی شخص کی زمین یا جائیداد کو بغیر مناسب وجہ اور قانونی کارروائی کے ضبط نہیں کر سکتا۔ اس سے لوگوں کے جائیدادی حقوق کو تحفظ ملا۔

x. **عدالتی نظام میں اصلاحات:** میگنا کارٹا میں عدالتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے کئی تجاویز پیش کی گئیں۔ اس میں یہ بات شامل تھی کہ انصاف کی فراہمی میں تاخیر نہ ہو، اور عدالتی فیصلے منصفانہ اور شفاف ہوں۔

---

[2] UK Parliament, *The Contents of Magna Carta* (London: UK Parliament, n.d.), accessed June 30, 2025, *https://www.parliament.uk/about/living-heritage/evolutionofparliament/originsofparliament/birthofparliament/overview/magnacarta/magnacartaclauses/*.

xi. **مخصوص حقوق کا تحفظ:** میگنا کارٹا میں کچھ مخصوص حقوق بھی دیے گئے، جیسے کہ دریاؤں اور جنگلات کے استعمال کا حق۔ اس کے تحت عام لوگوں کو دریاؤں اور جنگلات تک رسائی کا حق دیا گیا، اور بادشاہ کو ان پر بے جا پابندیاں لگانے سے روکا گیا۔

xii. **بارونز کے حقوق:** میگنا کارٹا میں بارونز (امراء) کے حقوق کو بھی تحفظ دیا گیا۔ اس کے تحت بادشاہ کو یہ پابند کیا گیا کہ وہ بارونز کے حقوق کا احترام کرے، اور ان کے ساتھ منصفانہ سلوک کرے۔ میگنا کارٹا نے اس خیال کی بنیاد رکھی کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے، یہاں تک کہ بادشاہ بھی نہیں۔ مناسب عمل تشکیل دیا گیا تھا، اور منصفانہ ٹرائل کے حق کی ضمانت دی گئی تھی. بہت سے مذہبی فرقوں کے حقوق اور خود مختاری کو تسلیم کرکے، مدینہ کے چارٹر نے قانون کے سامنے مساوات کے تصور کو تقویت دی۔

3۔ میثاق مدینہ 622ء

میثاقِ مدینہ (The Charter of Medina) تاریخ اسلام کا ایک اہم دستاویزی معاہدہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 622 عیسوی میں مدینہ منورہ میں قائم کیا۔ یہ معاہدہ مدینہ کے مختلف قبائل اور مذہبی گروہوں کے درمیان امن، تعاون اور انصاف کے اصولوں پر مبنی تھا۔ میثاقِ مدینہ کو دنیا کا پہلا تحریری آئین یا دستور بھی کہا جاتا ہے، جو انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور باہمی تعاون کے اصولوں پر مبنی تھا۔[3]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے، تو مدینہ میں مختلف قبائل اور مذاہب کے لوگ آباد تھے۔ ان میں مسلمان، یہودی، اور مشرکین شامل تھے۔ ان مختلف گروہوں کے درمیان تنازعات اور لڑائیاں عام تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام گروہوں کو ایک متحد معاشرہ بنانے کے لیے میثاقِ مدینہ تشکیل دیا۔ اس معاہدے کا مقصد امن، انصاف، اور باہمی تعاون کو فروغ دینا تھا۔ میثاق مدینہ نہ صرف اسلام کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ہے، بلکہ یہ عالمی تاریخ میں بھی ایک اہم دستاویز ہے۔ یہ معاہدہ انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور باہمی تعاون کے اصولوں پر مبنی تھا، جو آج بھی جدید معاشروں کے لیے ایک مثال ہے۔ میثاقِ مدینہ نے یہ ثابت کیا کہ مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے لوگ ایک ساتھ پرامن طور پر رہ سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کر سکتے ہیں۔ میثاقِ مدینہ کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

i. **تمام گروہوں کی خود مختاری اور حقوق کا تحفظ:** میثاقِ مدینہ میں تمام قبائل اور مذاہب کو ان کے حقوق دیے گئے۔ ہر گروہ کو اپنے مذہب اور روایات پر عمل کرنے کی آزادی دی گئی۔ مسلمان، یہودی، اور دیگر گروہوں کو ایک "امت" (قوم) کے طور پر متحد کیا گیا، جس کا مطلب تھا کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں گے۔

ii. **امن اور باہمی تعاون:** معاہدے میں تمام فریقین نے باہمی امن اور تعاون کا عہد کیا۔ اگر کسی گروہ پر حملہ ہوتا تو تمام گروہ مل کر اس کا دفاع کریں گے۔ کسی بھی گروہ کو دوسرے گروہ کے خلاف سازش یا حملہ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

iii. **انصاف اور مساوات:** میثاقِ مدینہ میں انصاف کے اصولوں کو مرکزی حیثیت دی گئی۔ کسی بھی قسم کے تنازعے کو منصفانہ طریقے سے حل کرنے کا عہد کیا گیا۔ تمام شہریوں کو قانون کے سامنے برابر سمجھا گیا، چاہے وہ کسی بھی مذہب یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں۔

[3] Ali, Mohamed Bin, *Religious Pluralism and Peace: Lessons from the Medina Charter* (Singapore: RSIS, 2016), accessed May 4, 2025, *https://rsis.edu.sg/rsis-publication/srp/co16035-religious-pluralism-and-peace-lessons-from-the-medina-charter/*.

iv. **اجتماعی ذمہ داری:** معاہدے میں تمام گروہوں کو مدینہ کے دفاع اور ترقی کے لیے اجتماعی ذمہ داری سونپی گئی۔ اگر کسی گروہ کو مالی یا دیگر مسائل کا سامنا ہو تا تو دیگر گروہ اس کی مدد کریں گے۔

v. **مذہبی آزادی:** میثاقِ مدینہ میں مذہبی آزادی کو بنیادی حق قرار دیا گیا۔[4] ہر گروہ کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی تھی۔ کسی بھی گروہ کو دوسرے گروہ کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

vi. **تنازعات کا حل:** اگر کسی گروہ کے درمیان تنازعہ پیدا ہوتا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حل کیا جاتا۔ تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے پر زور دیا گیا۔

میثاق مدینہ ایک تاریخی دستاویز ہے جو انسانی حقوق، مذہبی آزادی، اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس معاہدے نے مدینہ کے مختلف قبائل اور مذاہب کے درمیان امن اور تعاون کو فروغ دیا۔ یہ معاہدہ آج بھی انسانی حقوق اور سماجی انصاف کے لیے ایک روشن مثال ہے۔

4۔ خطبہ حجۃ الوداع (632ء)

حجۃ الوداع (Farewell Pilgrimage) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک انتہائی اہم واقعہ ہے، جو آپؐ کی وفات سے کچھ ماہ قبل 632 عیسوی میں پیش آیا۔ یہ حج آپؐ کا آخری حج تھا، جس میں آپؐ نے لاکھوں صحابہ کرام کے ساتھ شرکت کی اور ایک جامع خطبہ دیا، جسے "خطبہ حجۃ الوداع" کہا جاتا ہے۔ اس خطبے میں آپؐ نے امت مسلمہ کو اہم تعلیمات اور ہدایات دیں، جو انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور اسلامی اصولوں کی بنیاد ہیں۔

حجۃ الوداع 10 ہجری میں پیش آیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری سال میں حج کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر آپؐ نے اپنے صحابہ کرام کو جمع کیا اور انہیں اسلام کے بنیادی اصولوں کی یاد دہانی کرائی۔ یہ خطبہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کا خلاصہ تھا، بلکہ اس میں انسانی حقوق اور سماجی انصاف کے اہم اصول بھی بیان کیے گئے۔ آپؐ نے امت مسلمہ کو انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور اسلامی اصولوں کی بنیادی تعلیمات دیں۔ اس خطبے میں مساوات، انصاف، عورتوں کے حقوق، معاشی انصاف، اور بھائی چارے جیسے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ خطبہ آج بھی پوری انسانیت کے لیے ایک روشن مثال اور رہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

i. **انسانی مساوات:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں واضح کیا کہ تمام انسان برابر ہیں۔ کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر، اور کسی مرد کو عورت پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ فضل و تقویٰ ہی معیار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "لوگو! تم سب آدمؑ کی اولاد ہو، اور آدمؑ مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"[5]

ii. **انسانی جان، مال، اور عزت کا تحفظ:** آپؐ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کا خون، مال، اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔[6] کسی کو ناحق قتل کرنا، چوری کرنا، یا کسی کی عزت کو پامال کرنا جائز نہیں ہے۔ آپؐ نے زور دے کر کہا کہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔

---

[4] Al-Qādirī, Muḥammad Ṭāhir, *Muslimīn awr Ghayr Muslimīn ke Bāhmī Ta'alluqāt* (Lahore: Minhaj-ul-Quran Publications, 1436 AH/2015), 81.

[5] (a) Al-Ḥujurāt, 49:13. (b) Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), Kitāb al-Manāqib, ḥadīth 3489. (c) Aḥmad ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad, *Musnad Aḥmad* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), 5: 411.

iii. **عورتوں کے حقوق:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کو خاص طور پر بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک[7] کیا جائے اور ان کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ آپؐ نے مردوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور ان کے حقوق کو پامال نہ کریں۔

iv. **معاشی انصاف:** آپؐ نے سود خوری کو سختی سے حرام قرار دیا اور فرمایا کہ سود کا لین دین نہ کیا جائے[8]۔ آپؐ نے لوگوں کو معاشی طور پر منصفانہ طریقے سے کام کرنے کی تلقین کی اور غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے پر زور دیا۔

v. **بھائی چارہ اور اتحاد:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے اور محبت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کسی کو دوسرے پر ظلم[9] نہیں کرنا چاہیے۔

vi. **قرآن اور سنت کی پیروی:** آپؐ نے اپنے خطبے میں امت کو قرآن اور سنت پر کاربند رہنے کی تاکید کی۔ آپؐ نے فرمایا: "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری سنت۔[10]

vii. **آخری وصیت:** آپؐ نے اپنے خطبے کے آخر میں فرمایا: "لوگو! کیا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟" صحابہ کرام نے جواب دیا: "ہاں، یا رسول اللہ!" آپؐ نے فرمایا: "پھر تم لوگ یہاں موجود لوگوں کو میرا پیغام پہنچا دینا۔"[11]

حجۃ الوداع کا خطبہ اسلام کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خطبہ نہ صرف اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے، بلکہ اس میں انسانی حقوق، سماجی انصاف، اور اخلاقی اقدار کے اہم اصول بھی بیان کیے گئے ہیں۔ اس خطبے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو آخری ہدایات دیں، جو آج بھی پوری انسانیت کے لیے رہنما اصول ہیں۔

5۔ میگنا کارٹا، میثاقِ مدینہ، اور حجۃ الوداع کا تقابل

اگر ان تینوں کا تقابل کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جہاں میگنا کارٹا ایک مخصوص طبقے (یعنی اشرافیہ) کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنایا گیا تھا، وہیں میثاقِ مدینہ اور حجۃ الوداع تمام انسانوں کے مساوی حقوق کی ضمانت دیتے ہیں۔ میگنا کارٹا نے بادشاہ کی مطلق العنانیت کو محدود کیا، جبکہ میثاقِ مدینہ اور حجۃ الوداع نے ایک مکمل معاشرتی اور عدالتی نظام کی بنیاد رکھی، جس میں ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل تھے۔ مزید یہ کہ میگنا کارٹا میں حقوق زیادہ تر قانونی اور معاشی نوعیت کے تھے، جبکہ میثاقِ مدینہ اور حجۃ الوداع میں حقوق کی وسعت سماجی، مذہبی، اور اخلاقی پہلوؤں تک پھیلی ہوئی تھی۔ میگنا کارٹا میں انصاف اور قانون کی برتری کا اصول تھا، جبکہ اسلامی تعلیمات میں انصاف کے ساتھ رحم، ہمدردی، اور اخلاقیات کو بھی شامل

---

[6] Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd, *Sunan Ibn Māja* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), ḥadīth 3933.

[7] Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), ḥadīth 3650.

[8] Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb ar-Ribā, ḥadīth 4057.

[9] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), Kitāb al-Maẓālim, Bāb Lā Yaẓlimuhu al-Muslim al-Muslim wa Lā Yuslimuhu, ḥadīth 2442.

[10] Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb Faḍā'il aṣ-Ṣaḥāba, ḥadīth 6228.

[11] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d.), Kitāb al-'Ilm, Bāb Liyuballigh al-'Ilm ash-Shāhid al-Ghā'ib, ḥadīth 105.

کیا گیا۔ سب سے نمایاں فرق یہ ہے کہ میگنا کارٹا ایک وقتی سیاسی معاہدہ تھا، جو مخصوص حالات میں نافذ کیا گیا، جبکہ میثاقِ مدینہ اور حجۃ الوداع عالمگیر اصول فراہم کرتے ہیں، جو ہر زمانے اور ہر معاشرے میں قابلِ عمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی اصولوں پر مبنی انسانی حقوق کا نظریہ آج بھی زندہ ہے، جبکہ میگنا کارٹا تاریخ میں ایک قانونی پیش رفت کے طور پر جانا جاتا ہے۔

6۔ تقابل کا خلاصہ

* **قانون کی بالادستی:** تینوں دستاویزات میں قانون کی بالادستی کو اہمیت دی گئی ہے۔ میگنا کارٹا میں بادشاہ کو قانون کے تابع کیا گیا، جبکہ میثاق مدینہ اور حجۃ الوداع میں انصاف اور قانون کی پابندی کو مذہبی تعلیمات کے ساتھ جوڑا گیا۔

* **انسانی حقوق:** میگنا کارٹا میں زیادہ تر سیاسی اور قانونی حقوق پر توجہ دی گئی، جبکہ میثاق مدینہ اور حجۃ الوداع میں مذہبی اور سماجی حقوق کو بھی شامل کیا گیا۔

* **مساوات:** میثاق مدینہ اور حجۃ الوداع میں مساوات کا تصور زیادہ وسیع اور جامع ہے، جبکہ میگنا کارٹا میں یہ تصور محدود طبقوں تک ہی تھا۔

* **مذہبی آزادی:** میثاق مدینہ میں تمام مذاہب کے لوگوں کو مذہبی آزادی دی گئی، جبکہ میگنا کارٹا میں صرف عیسائی چرچ کی آزادی کو تحفظ دیا گیا۔

* **اجتماعی ذمہ داری:** میثاق مدینہ اور حجۃ الوداع میں اجتماعی ذمہ داری کا تصور زیادہ وسیع ہے، جبکہ میگنا کارٹا میں یہ تصور محدود طبقوں تک ہی تھا۔

* **عدالتی نظام:** تینوں دستاویزات میں عدالتی نظام کو بہتر بنانے پر زور دیا گیا ہے۔

* **معاشی انصاف:** میگنا کارٹا میں ٹیکس لگانے میں رضامندی پر زور دیا گیا، جبکہ میثاق مدینہ اور حجۃ الوداع میں معاشی استحصال سے بچاؤ پر توجہ دی گئی۔

* **عورتوں کے حقوق:** میثاق مدینہ اور حجۃ الوداع میں عورتوں کے حقوق کو خاص اہمیت دی گئی، جبکہ میگنا کارٹا میں اس کا براہ راست ذکر نہیں ہے۔

* **غلاموں کے حقوق:** میثاق مدینہ اور حجۃ الوداع میں غلاموں کے ساتھ انسانی سلوک کی تاکید کی گئی، جبکہ میگنا کارٹا میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

* **تاریخی اثرات:** تینوں دستاویزات نے انسانی حقوق، انصاف، اور مساوات کے اصولوں کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اقلیتوں کے حقوق دو تاریخی طور پر اہم دستاویزات جو اپنے اپنے سیاق وسباق میں اقلیتوں کے حقوق کی ترقی پر اثر انداز ہوئی ہیں وہ مگنا کارٹا اور مدینہ کا منشور (جسے مدینہ کے آئین کے نام سے بھی جانا جاتا ہے) ہیں۔ اگرچہ یہ دو مختلف دور اور مقامات میں پیدا ہوئے لیکن ان میں کچھ حکمرانی اور اقلیتی کمیونٹی کے تحفظ کے خیالات مشترک ہیں۔ میگنا کارٹا نے اس خیال کی بنیاد رکھی کہ کوئی قانون سے بالاتر نہیں یہاں تک کہ بادشاہ بھی نہیں۔ مناسب عمل تشکیل دیا گیا تھا، اور منصفانہ ٹرائل کے حق کی ضمانت دی گئی تھی۔ بہت سے مذہبی فرقوں کے حقوق اور خود مختاری کو تسلیم کر کے مدینہ کے چارٹر کے سامنے مساوات کے تصور کو تقویت دی۔ اس میں ہر کمیونٹی کو بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی پر زور دیا گیا۔ اقلیتی برادری کا تحفظ ابتدائی طور پر انگریزی سرداروں کے خدشات کو دور کرتے ہوئے میگنا کارٹا نے بالواسطہ طور پر انفرادی حقوق کے تحفظ میں بھی مدد کی، جس میں بالآخر دستاویز کے اصولوں کی ترقی کے ساتھ اقلیتی گروہ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے چارٹر میں خاص طور پر اقلیتوں کے اپنے مذہبی اور قانونی طریقوں، خاص طور پر یہودی قبائل کے حقوق کو تسلیم کیا گیا تھا۔ اس نے مذہبی تنوع کی حمایت کی اور غیر مسلموں کے حقوق کو برقرار رکھا۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا مطالعے سے یہ امر ہمارے سامنے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے ہی نا صرف سب سے پہلے انسانی حقوق کا علم بلند کیا بلکہ اسلام کے ہاں انسانی حقوق کا تصور نہایت جامع ہے اور اسلام کے انسانی حقوق کا تصور پیش کرنے کے چھ سو سال بعد بھی مغرب کا انسانی تصور نہایت ہی محدود اور کمزور ہے۔ میگنا کارٹا ایک وقتی اور سیاسی معاہدہ ضرور تھا مگر اسلام کا تصورِ حقوق عالمگیر سطح پر نہایت ہی جامع اور لامحدود ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
- Al-Qādirī, Muḥammad Ṭāhir. *Muslimīn awr Ghayr Muslimīn ke Bāhmī Ta‘alluqāt*. Lahore: Minhaj-ul-Quran Publications, 1436 AH/2015.
- Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
- Aḥmad ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad. *Musnad Aḥmad*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
- Ali, Mohamed Bin. *Religious Pluralism and Peace: Lessons from the Medina Charter*. Singapore: RSIS, 2016. Accessed May 4, 2025. https://rsis.edu.sg/rsis-publication/srp/co16035-religious-pluralism-and-peace-lessons-from-the-medina-charter/.
- Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Māja*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, n.d.
- UK Parliament. *Magna Carta*. London: UK Parliament, n.d. Accessed May 4, 2025. https://www.parliament.uk/magnacarta/#:~:text=Magna%20Carta%20was%20not%20intended,rights%20were%20protected%20against%20the.
- UK Parliament. *The Contents of Magna Carta*. London: UK Parliament, n.d. Accessed June 30, 2025. https://www.parliament.uk/about/living-heritage/evolutionofparliament/originsofparliament/birthofparliament/overview/magnacarta/magnacartaclauses/.